

کلیسیاء کی نشوونما

Church Growth

بجیت پاسان آپ کی یخواہش ہو گئی کہ کلیسیاء میں اضافہ ہو۔ پاسانوں میں یخواہش عام پائی جاتی ہے۔ آپ کلیسیاء میں اضافہ کی خواہش کیوں کرتے ہیں؟ کہ آپ کے ذہن میں اس کی کوئی معقول وجہ ہے؟ کیا آپ خود کو کامیاب دیکھنے کی غرض سے اپنی کلیسیاء کو بڑھانا چاہتے ہیں؟ کیا آپ عزت اور شہرت حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ کیا آپ لوگوں پر حکومت کرنا چاہتے ہیں؟ کیا آپ دولتِ اٹھنی کرنا چاہتے ہیں؟ کلیسیاء اضافے کی یہ ایک نامعقول وجہ ہے۔ اگر آپ مقصد خدا کے جلال کے لیے زیادہ سے زیاد لوگوں کو تیار کرنا ہے، تو کلیسیاء میں اضافے کی یہ ایک معقول وجہ ہے۔ اگر آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ آپ کی نیت صاف ہے لیکن حقیقت میں خود غرضی سے بھری بڑھی ہے، تو آپ خود کو دھوکہ دیں رہے رہیں۔ ہم اپنی اغراض کی سچائی کو کیسے جان سکتے ہیں؟ ہم خدا کی بادشاہی کو سچائی سے قائم کرنا چاہتے ہیں۔ یا اپنی بادشاہی قائم کرنا چاہتے ہیں۔ دوسرے پاسانوں کی کامیابی کو دیکھ کر اپنے باطنیِ عمل کو جانچنا، اپنی تحریک کی سچائی کو جانے کا ایک طریقہ ہے۔ اگر ہم سوچتے ہیں کہ ہماری اغراض پاک ہیں۔ اگر ہم یہ سوچتے ہیں کہ ہم خلوصِ دل سے خدا کی بادشاہی اور اُس کی کلیسیاء کو بڑھانا چاہتے ہیں۔ جب ہم دوسرے پاسانوں کی کلیسیائی ترقی کو دیکھ کر حسد کرتے ہیں تو پھر ہماری اغراض ناپاک ہے۔ یہ چیز اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ ہم خدا کی کلیسیاء میں اضافے کی بجائے اپنی کلیسیاء میں اضافے کی خواہش کرتے ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟ کیونکہ ہمارے مقاصد میں خود غرضی پائی جاتی ہے۔ جب ہم اپنے علاقے میں نئی کلیسیاء کے آغاز کے بارے سنتے ہیں، تو ہم اپنے باطنیِ عمل سے اغراض کی سچائی کو جان سکتے ہیں۔ اگر ہم خوف ذود ہیں تو یہ اس بات کی نشانی ہے کہ ہم خدا کی بادشاہی کی بجائے اپنی بادشاہی میں زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں۔

بڑی یا ترقی پذیر کلیسیاؤں کے پاسان بھی اس طریقہ کے ذریعے اپنی اغراض کو جان سکتے ہیں۔ ایسے پاسان خود سے ایسے سوالات بھی کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ کیا میں نے کبھی اپنی کلیسیا کو قائم کرنے کی غرض سے اپنی جماعت میں سے لوگوں اور اُن راہنماؤں کو سمجھا کہ وہ نئی کلیسیاء قائم کریں؟ ایسا پاسان جو اس قسم کے خیالات کی مخالفت کرتا ہے۔ وہ اپنے جلال کے لیے کلیسیاء کو بڑھانا چاہتا ہے۔ ایک دوسرا سوال جو وہ خود سے پوچھ سکتا ہے۔ کیا مجھے خود کو بڑا سمجھتے ہوئے چھوٹی اور دوسری کلیسیاؤں کے ساتھ شامل ہونا چاہئے یا نہیں؟ یا کیا میں بارہ بیس لوگوں پر مشتمل گھریلو کلیسیاء کے ساتھ شامل ہوں گا یا کیا میری آنکے لئے ایک مشکل کام نہ ہوگا؟

کلیسیائی نشونما کی تحریک

The Church Growth Movement

امریکہ اور کینڈا میں مسیحی کتب خانوں میں کچھ حصوں کو صرف کلیسیاء کی نشوونما پر مبنی کتابوں کے لئے وقف کیا گیا ہے۔ یہ کتابیں اور ان کتابوں میں پیش کیا گیا نظریہ پوری دنیا میں پھیل چکا ہے۔ پاسبان اپنی کلیسیاء کو بڑھنے کے لئے اس قسم کی کتب کے دیوانے ہیں۔ وہ اکثر امریکہ کے بڑے گرجوں کے پاسبانوں کی نصیحتوں کو فوراً قبول کر لیتے ہیں۔ کیونکہ وہ کلیسیاء بڑھانے میں کامیاب ہوئے۔

وہ جو تھوڑا بہت اتفیا کرنا جانتے ہیں۔ وہ اس حقیقت کو جانتے ہیں کہ شاگرد بنانے کے لئے عمارت کا بڑا ہونا کوئی اہمیت نہیں رکھتا ہے۔ کچھ امریکی کلیسیائیں دوسرا عقیدوں کی وجہ سے بڑھی ہیں۔ یہ عقیدے کلام مقدس کی چھائی کا بگاڑ ہیں۔ میں نے پوری دنیا میں پاسبانوں سے خطاب کیا۔ انہیں یہ سن کر بڑی تکلیف ہوئی کہ امریکہ میں کچھ پاسبان ایسے ہیں جو اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں اور ایمان رکھتے ہیں۔ جب کوئی شخص ایک دفعہ نجات حاصل کر لیتا ہے تو وہ اس کو پھر کھو نہیں سکتا اور یہ چیز بھی کوئی اہمیت نہیں رکھتی کہ اُس کا ایمان کیا ہے یادہ کس طرح زندگی گزارتا ہے۔

بالکل اسی طرح بہت سارے امریکی پاسبان غوطے کی خوشخبری کے کم ترین فضل کی منادی کرتے ہیں۔ وہ لوگوں میں یہ سوچ پیدا کرتے ہیں کہ وہ پاکیزگی کے بغیر آسمان پر جاسکتے ہیں۔ چند ایک ایسے ہیں جو خوشحالی کی خوشخبری کی منادی کرتے ہیں۔ وہ لوگوں کے اندر یہ تصور پیدا کرتے ہیں کہ مذہب اُن کے لئے زمین پر دولت اکٹھی کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ کلیسیاء بڑھانے کے لئے ایسے پاسبانوں کی ترکیبوں کی نقل نہیں کرنی چاہیے۔

میں نے کلیسیاء کی نشوونما کے مضمون پر اپنی لکھی ہوئی کتابوں کو پڑھا۔ اُن کے بارے میرے احساسات کچھ ملے جلے ہیں۔ اُن میں سے بہت سی کتابوں میں بیان کردہ حکمت عملی اور نصیحتیں جو کچھ حد تک کلام مقدس کے مطابق ہیں۔ لیکن تقریباً سب کتابوں کی بنیاد کلام مقدس کے کلیسیائی نمونے کی بجائے ۷۰۰ اسوسمال پانے مرکزی کلیسیاء کے نمونے پر ہے۔

تاہم اُن میں شاگروں اور شاگرد بنانے والوں کی تعداد میں اضافہ کر کے مسیحی کلیسیاء کو بڑھانے پر زور دینے کی بجائے افرادی مرکزی جماعتوں کو بڑھانے پر زور دیا گیا ہے۔ جن کے لئے بڑی عمارت اور تربیت یافتہ عملہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور وہ ایک خاندان کی بجائے ایک کاروباری ادارہ لگتی ہے۔

کلیسیاء کو بڑھانے کی کچھ جدید ترکیبیں ہیں۔ کلیسیائی عبادت کو زیادہ سے زیادہ پرشش بنایا جائے ہے تاکہ زیادہ زیادہ لوگ گرجہ میں حاضر ہوں۔ لیکن ایسا کرنے سے جو لوگ آئیں گے وہ ہرگز مسیح کی تابعداری نہیں کریں گے۔ وہ کم نصیحتوں پر مبنی ثابت و عظکر تے ہیں اور پرستش ایسی سماجی سرگرمیوں پر مبنی نہیں ہوتی جس میں دولت کا ذکر نہ ہو۔

یہ سب چیزیں ایسے شاگرد بنانے میں کوئی اہم کردار ادا نہیں کرتیں۔ وہ جو اپنی خودی کا انکار کریں اور مسیح کے احکام کی تابعداری کریں۔ نتیجاً ایسے نو مسیحی سامنے آتے ہیں جو مسیح کی تابعداری نہیں کرتے اور وہ جہنم کی راہ پر چلنے والے ہیں۔ دنیا کو

فتح کرنے کے لئے یہ حکمت عملی خدا کی نہیں بلکہ یہ شیطان کی ہے۔ یہ تھکنڈے کلیسیاء کو فتح کرنے کے ہیں۔ اس سے کلیسیاء کی نشوونما نہیں بلکہ دنیا کی نشوونما ہوتی ہے۔

دا سیکر سنسٹو ماڈل ”حساس متلاشی نمونہ“

The Seeker-Sensitive Model

امریکہ میں کلیسیاء بڑھنے کی مشہور ترین حکمت عملی کو ”دا سیکر سنسٹو ماڈل“، (حساس متلاشی نمونہ) کہا جاتا ہے۔ اس کے تحت اتوار کی صحیح کی عبادت کو اس طرح منظم کیا جاتا ہے۔

(۱) مسیحی غیرنجات یافتہ دوستوں کو دعوت دینے میں اطمینان محسوس کریں۔

(۲) غیرنجات خوشخبری کو پسندیدہ اصطلاح میں سینیں اور سمجھ کیں۔

ہفتہ کے دوران ہونے والی عبادات اور چھوٹے گروپ، ایمانداروں کو شاگرد بنانے کے لئے مقرر کیے جائیں۔

اس طریقے کے ذریعے کچھ انفرادی کلیسیاؤں میں بہت حد تک اضافہ ہوا ہے۔ بہت سارے امریکی مرکزی کلیسیاء میں یہ طریقے لوگوں کو انجیلی بشارت دینے اور شاگرد بنانے کے لئے بہت بڑے محکم ثابت ہو سکتے ہیں۔ اگر ایسا نہیں ہوتا اور شاگرد نہیں بنتے تو یہ۔ حساس متلاشی کلیسیاء کو غیرنجات یافتہ لوگوں تک رسائی حاصل کرنے کے لئے کوئی حکمت عملی اپنانی ہوگی۔ زیادہ تر مرکزی کلیسیاء میں یہ بات نہیں پائی جاتی ہے۔

کلیسیاء بڑھانے کے لئے امریکی سیکر سنسٹو ماڈل (حساس متلاشی نمونہ) کا کلام مقدس کے نمونے سے کس طرح موازنہ کیا جاسکتا ہے؟ اعمال کی کتاب میں ہم دیکھتے ہیں۔ خدا نے رسولوں اور بشروں کو گھر اور اعلانیہ خوشخبری کی منادی کرنے کے لئے بلا یا۔ اور انہیں نشان اور عجائب دیکھنے کی قدرت بخشی تاکہ ایمان لوگ ایمان لا سیں۔ تو بے کرنے اور خداوندی سے یقین پر ایمان لانے والوں نے خود کو رسولوں سے تعلیم پانے کے لئے وقف کیا۔ وہ باقاعدگی سے خدا کا کلام سننے کے لئے گھروں میں جمع ہوتے اور روحانی نعمتوں کو عمل میں لاتے اور عشاء ربانی کی رسم ادا کرتے۔ وہ مجھ کی صورت میں دعا کرتے۔ اس کے علاوہ وہ سب بزرگوں یا پاسبانوں یا نگہبانوں کی راہنمائی میں چلتے۔

خدا نے اُستادوں اور نبیوں کو بلا یا کہ وہ کلیسیاؤں کا دورہ کریں۔ ہر ایک کو چاہئے کے وہ اپنے دوستوں اور ہمسایوں سے خوشخبری کی باقتوں کا بادلہ کرے۔ کوئی کلیسیائی عمارت تعمیر نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ ایک تو اس سے کلیسیاء کی نشوونما میں سُستی پیدا ہوتی ہے۔ دو تم یہ خدا کی بادشاہی میں سے ایسے وسائل کو چرا لیتی ہے، جہنیں شاگرد بنانے اور انجیل کی منادی کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح سے راہنمائی سیمیری کرنے کی بجائے اپنے کام کو سرانجام دینے کے لئے جلدی سے تیار ہو گئے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ کلیسیاء کی نشوونما اس وقت تک محدود ہو جائے گی جب تک تمام تعلیم پانے والے لوگ اپنے علاقے میں نہیں پہنچ جاتے ہیں۔

موازنہ کی روح سے اگر دیکھا جائے تو حساس متلاشی نظام عام طور پر نشانات اور عجائب سے خالی ہے۔ کیونکہ اس میں تشبیہ، دلچسپی اور یقین کامل کے الہامی طریقوں کی کمی ہے۔ یہ زیادہ تر لوگوں کو قائل کرنے کے لئے یا متوجہ کرنے کے لئے فطری طریقوں کو استعمال کرتے ہیں۔ منادی کی تقریر کرنے کی مہارت اور متوجہ کرنے یا قائل کرنے کی قوت یقین کامل کا بنیادی ذریعہ ہے۔ یہ پولوں کے طریقوں سے کیسے مختلف ہے۔

اُس نے لکھا ”اور میری تقریر اور میری منادی میں حکمت کو بھانے والی باتیں نہ تھیں بلکہ وہ روح اور قدرت سے ثابت ہوتی تھیں۔ تاکہ تھہرا ایمان انسان کی حکمت پڑھیں بلکہ خدا کی قدرت پر موقوف ہو“ (۱۔ کرتھیوں ۵: ۲-۵)۔

مزید اختلافات

More Differences

”دیکھر سینٹو ماڈل (حساس متلاشی نظام) عام طور پر رسولوں اور مبشروں سے خالی ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کی بنیادی اکائی پاسبان ہے۔“
ایک سوال:

کیا خوشخبری کی بشارت دینے کے کام میں رسولوں اور مبشروں کے کردار کو ختم کر دیا گیا ہے؟ کیا کلیسیاء کی بڑھنے کی ذمہ داری پاسبانوں کو دی گئی ہے۔ سیکھ سینٹو پا ستر ہفتہ میں ایک بار اتوار کی عبادت میں مسیحیوں کو اُس بات پر ابھارتے ہیں کہ وہ غیر نجات یافتہ لوگوں اپنے ساتھ لا کیں چنانچہ عام اصطلاح میں غیر نجات یافتہ لوگ کلیسیاء کے ارکان کے ساتھ ہفتہ میں صرف ایک بار انجیل کی منادی سن سکتے ہیں۔

غیر نجات یافتہ لوگ گرج آنے کیلئے ضرور تیار ہوں گے۔ اس لیے کلیسیائی ارکان کو چاہئے کہ وہ انہیں ضرور دعوت دیں۔ کام مقدس کے نمونے میں رسول اور مبشر مسلسل گھروں اور اعلانیہ خوشخبری کی منادی کرتے۔ اور تمام ایماندار اپنے دوستوں اور ہمسایوں کے ساتھ انجیل کی خوشخبری کی باتوں کا تبادلہ کرتے۔

ان دو طریقوں سے غیر نجات یافتہ لوگ زیادہ سے زیادہ انجیل کی خوشخبری کی باتوں کو سن سکتے ہیں۔

سیکھ سینٹو ماڈل (حساس متلاشی نظام) کے لئے پہلے نمبر پر ایک شاندار عمارت ہوئی چاہئے۔ تاکہ ایماندار دوسراے غیر نجات یافتہ لوگوں کو دعوت دینے میں شرم محسوس نہ کریں۔ اور وہ ہی آنے والے لوگ گرج میں آنے کے بعد شرم محسوس کریں۔ اس کام کے لئے کافی دولت کی ضرورت ہوتی ہے۔ انجیل کی منادی کرنے سے پہلے ایک قابل قبول عمارت حاصل کرنا یا تعمیر کرنا ضروری ہے۔ امریکہ میں یہ عمارت عام طور پر ایک امیر ترین شہر یا قصبے میں اچھی جگہ میں ہوئی چاہئے۔ جبکہ اس کے ہر عکس کلام مقدس کے نمونے کے مطابق کسی خاص جگہ پر خاص عمارت یا دولت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ انجیل کی منادی صرف ان لوگوں تک محدود نہیں جو اتوار کے روز گرج کی عمارت میں ہائے ہیں۔

تالیف مزید اختلافات

Still More Differences

کچھ یکر سینٹو چ چز (حاس متلاشی کلیسیاؤں) کا کلام مقدس کے نمونے سے موازنہ کرنے سے ان میں مزید اختلافات سامنے آتے ہیں۔ اعمال کی کتاب میں رسولوں اور مشروں نے لوگوں میں اس بات کی منادی کی تو پہ کرو، خداوند یوسع مُسْعَ پر ایمان لاو اور پتھر لے۔ یہ تصور کیا جاتا تھا کہ لوگ پتدیلی کے وقت یوسع مُسْعَ کے شاگرد بننے کے لئے یوسع مُسْعَ کی بیان کردہ وہ تمام شرائط کو پورا کریں گے۔

جو لوگا ۲۲:۳۳ اور یوحنا ۳:۳۲ میں بیان کی گئی ہیں۔ وہ یوسع مُسْعَ سے محبت رکھیں گے۔ اُس کے کلام کے مطابق زندگی گزاریں گے، اپنی صلیب اٹھائیں گے اور خود کو مکمل طور پر اُس کی تابعداری میں کر دیں گے۔ سیکر سینٹو چ چز (حاس متلاشی کلیسیاؤں) میں اکثر جس خوشخبری کی منادی کی جاتی ہے۔ وہ اس سے بالکل مختلف ہے۔ گنجہ گاروں کو بتایا جاتا ہے کہ خدا ان سے لکھا پیار کرتا ہے۔ وہ کس طرح ان کی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔ اور وہ یوسع مُسْعَ کو اپنا نجات وہنہ قبول کر کے کس طرح نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

نجات کی مختصر دعا کرنے کے بعد کسی کو شاگرد بننے کی قیمت ادا کرنے کے بارے نہیں بتایا جاتا ہے۔ وہ اکثر اس یقین دہانی میں رہتے ہیں کہ وہ نجات یافتہ ہیں۔ وہ اکثر اس دیجہ میں داخل ہونے کی خواہش کرتے ہیں جہاں وہ مُسْعَ میں بڑھ سکتے ہیں۔

اور اگر وہ اُس درجے میں شامل ہوں گے تو انہیں یوسع مُسْعَ کے احکام کی تابعدار کرنے کی بجائے کلیسیاء کے عقائد کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے سیکھنے کے عمل سے گزرنہ ہوگا۔ اس شاگرد بنانے کے عمل کی چوتھی اُس وقت سر ہوتی ہے۔ جب ایماندار آہستہ آہستہ کلیسیاء کو دینا شروع کرتا ہے۔ کیونکہ اسے اس بات پر ایمان لانے کے لئے انجہار جاتا ہے۔ کہ یہ اُس کی خدمت ہے۔ اور اس طرح وہ مرکزی کلیسیاء کی مدد میں اہم کردار ادا کرتا ہے جس کا کتاب مقدس میں کہیں بھی ذکر نہیں ملتا ہے۔ اگر فکر مند لوگ قوم کی فوج کے لئے رضا کارانہ خدمت کرنے کی بجائے سیکر سینٹو (حاس متلاشی) رہنے کا فیصلہ کریں تو کیا ہوگا؟

میں تصور کرتا ہوں کہ وہ اُن سے وعدہ کریں گے کہ اگر وہ فوج میں شامل ہوں تو انہیں کچھ نہیں ہوگا۔ انہیں تغواہ مفت میں دی جائے گی۔ وہ مُسْعَ سویرے اپنی مرضی سے اٹھ سکتے ہیں۔ اس بات کا فیصلہ اُن کو کرنا ہوگا کہ وہ ۷.۷ دیکھنا چاہتے ہیں۔ یا تربیت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور اگر کبھی جنگ ہو تو انہیں اس بات کی اجازت ہوگی کہ وہ جنگ میں شامل ہونا چاہتے ہیں یا نہیں۔ ایسی صورت حال میں کیا نتائج سامنے آئیں گے؟

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس سے فوج کے عہدے تو بڑھ جائیں گے۔ لیکن فوج نہ رہے گی اور نہ ہی وہ اپنے کام کو سرانجام دینے کے لئے موزوں ہوگی۔ اور یہ سب کچھ یکر سینٹو چ چز (حاس متلاشی کلیسیاء) کی وجہ سے ہوگا۔

وہ (حاس متلاشی کلیسیاء) سیکر سینٹھل چرچ جو اتوار کو انھیں کی منادی کرتے ہیں۔ وہ ہفتہ کے دوران ہونے والی عبادات میں شاگرد بنانے کا کام نہیں کرتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر انہوں نے ہفتہ کے دوران ہونے والی عبادات میں لوگوں کو یہ بتایا کہ صرف یہ یوں مُسیح کے شاگرد ہی آسمان پر جا سکتے تو انھیں بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور لوگ یہ محوس کریں گے کہ وہ اتوار کی صبح کو جھوٹ بولتے ہیں۔ چنانچہ یہ کلیسیا میں ہفتہ کے دوران ہونے والی عبادت میں یہ کہتے ہیں کہ آسمان پر جانے والے ایمانداروں کے لئے تابعداری کرنا اور شاگرد بننا اختیاری ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ کچھ (مرکزی کلیسیاء) اسی ٹیوٹھل چرچ کلام مقدس کے کچھ پہلوؤں کو اپنی تعلیم میں شامل کرتے ہیں، جبکہ دوسرے ایسا نہیں کرتے۔ یہ چیز ان کے لئے بے معنی ہے کہ کلام مقدس کا نمونہ شاگرد بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ آج کلام مقدس کے نمونے کی پیروی کیوں نہیں کی جاتی؟ معدنرت کی فہرست بے معنی ہی لگتی ہے۔ لیکن اس کے حقیقی تجزیہ سے پتہ چلتا ہے کلام مقدس کے نمونے کی پیروی نہ کرنے کی وجہ وابیات، بے اعتقادی، اور نافرمانی ہے۔

بہت سارے یہ کہتے ہیں کہ آج کے دور میں کلام مقدس کے نمونے پر چنان ناممکن بات ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ آج پوری دنیا میں بہت ساری جگہوں پر اس نمونے کی پیروی کی جا رہی ہے۔

مثال کے طور پر بھی نصف صدی سے چین میں کلیسیاء کی تعداد میں اضافہ کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے کلام مقدس کے نمونے کی پیروی کی۔ کیا چین میں اور خدا ہے؟ یا چین کا خدا وسری جگہوں سے مختلف ہے؟ یہ سب کچھ اسی لئے کہا گیا تاکہ امریکی پاسبان کلیسیاء بڑھانے کے امریکی طریقوں سے باخبر ہو، جو اس وقت پوری دنیا میں بڑے زور پر ہیں۔ اگر وہ کلیسیاء بڑھانے کے لیے کلام مقدس کے نمونے کی پیروی کریں تو وہ مُسیح کے شاگرد بنانے کے مقصد کو کامیابی کے ساتھ پورا کر سکتے ہیں۔

حاصل کلام

The Aftermath

میری تحقیق کے مطابق تمام دنیا میں درجے کے پاسبان کلیسیاء بڑھانے کے بعد محرکات کی تعلیم سے ابھی تک ناقف ہیں۔ پاسبانوں کی ایک بہت بڑی تعداد سے کم لوگوں پر مشتمل جماعت کی گلہ بانی کر رہی ہے۔ بہت سارے پاسبان کلیسیاء بڑھانے کی ترکیبوں پر عمل کرنے کے بعد کلیسیاء میں اضافہ نہ ہونے کی وجہ سے دل گیر ہوئے بیٹھے ہیں۔ کوئی بھی اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں کہ پاسبانوں نا اہلی کے علاوہ اور بھی بہت سارے عوامل جو کلیسیاؤں کی نشوونما کو مدد و کرتبے ہیں۔ آئیں اب ہم ان میں سے چند ایک کو زیر بحث لائیں۔

پہلی اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ مقامی آبادی کے خجم کی وجہ سے بھی کلیسیاء کی نشوونما محدود رہتی ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ زیادہ تر بڑے انسٹی ٹیوٹھل چرچ (مرکزی کلیسیاء) زیادہ آبادی والے علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ ان کے پاس اکثر

لاکھوں لوگ ہوتے ہیں۔ جن سے وہ کلیسیاء کے ارکان کو چھتے ہیں۔ اگر ارکان کی تعداد کامیابی کو مانپنے کا صحیح پیمانہ ہے۔ تو پھر کلیسیاء کو مقامی آبادی کے حجم یا تعداد کے تابع سے جانچنا چاہئے۔ اس نیاد پر دس لوگوں پر مشتمل کلیسیاء دس ہزار لوگوں پر مشتمل کلیسیاء کی نسبت زیادہ کامیاب ہے۔ پچاس لوگوں کے گاؤں میں دس لوگوں پر مشتمل کلیسیاء۔ پانچ لاکھ لوگوں کے شہر میں دس ہزار لوگوں پر مشتمل کلیسیاء کی نسبت زیادہ کامیاب ہے۔

کلیسیاء کی نشوونما کو محدود کرنے والا دوسرا محرك

A Second Limiting Factor to Church Growth

کسی علاقے میں تمام کلیسیاؤں کے نظریات کا سننے والوں پر اثر کلیسیاء کی نشوونما کو محدود کرنے والا دوسرا عامل ہے۔ ان نظریات کو سننے کے بعد صرف کچھ لوگ ہی خوشخبری کی منادی کو قبول کریں گے کیونکہ اگر وہ سب کے سب ایک دفعہ ہی خوشخبری کی منادی کو قبول کریں تو پھر اس سے کلیسیاء کی ترقی نہیں ہوگی۔ جب تک پہلے کلیسیائی لوگ کسی دوسری کلیسیاء میں تبدیل نہیں ہوتے۔

یہ بات صاف ظاہر ہے کہ ہر مسیحی پہلے خوشخبری سے بے خبر تھا۔ لیکن ایک وقت ایسا آیا کہ اس نے روح القدس کے اثر سے خوشخبری کو قبول کیا۔ چنانچہ یہ ممکن ہے کہ جو لوگ اب قبول نہیں کرتے ہیں وہ قبول کرنے والے ہوئے۔ اور جب وہ قبول کریں گے تو کلیسیا میں بڑھیں گی۔ ہم اس کو ”انقلاب“ کہتے ہیں۔ اور یہ انقلاب اس وقت آتا ہے جب لوگ اچانک انجیل کی خوشخبری کو قبول کرتے ہیں۔

تاہم ہمیں یہ نہیں بھونا چاہئے کہ جب کبھی کوئی شخص انجیل کی خوشخبری کو قبول کرتا ہے۔ تو یہ بھی ایک انقلاب ہے اگرچہ یہ چھوٹے پیمانے کا انقلاب ہے۔ بڑے انقلاب کا آغاز ایک شخص کے انجیل کو قبول کرنے سے ہوتا ہے۔ پس پاسبان کو چھوٹے پیمانے پر آغاز سے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔

یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو خوشخبری کی منادی کرنے کے لئے شہروں میں بھیجا۔ وہ جانتا تھا کہ کچھ انہیں قبول نہیں کریں گے۔ وہاں کوئی ایک شخص بھی تو نہیں کریگا (لوقا ۹:۵) پھر بھی اُس نے اُن کو وہاں بھیجا کہ وہ جائیں اور انجیل کی خوشخبری کی منادی کریں۔

کیا وہ شاگردنا کام ہوئے؟ نہیں، وہ کامیاب ہوئے کیونکہ انہوں نے یسوع کی تابعداری کی۔

آج بھی یسوع پاسبانوں کو گاؤں، شہروں میں بھیجا ہے۔ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ وہاں صرف تھوڑے لوگ انجیل کی خوشخبری کو قبول کریں گے۔

وہ پاسبان جو پوری ایمانداری سے اپنی چھوٹی جماعتوں کی خدمت کرتے ہیں۔ وہ خدا کی نظر میں مقبول ہیں۔ اگرچہ وہ کلیسیاء کی نشوونما کے ماہرین کی نظر میں ناکام ہیں۔ ہر علاقے میں موجود قسم پاسبانوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔ خدا اپنے عظیم

رحم کی بدولت اپنے لوگوں کو جواب دیتا ہے وہ انجلیکو قبول نہ کرنے والوں کو انجلیک کی خوشخبری کو پھیلانے کے طور پر تیار کر رہا ہے۔ وہ غیرنجات یافتہ لوگوں کو ان کے ضمیر کے ذریعے ابھارتا ہے۔ اُس کی تحقیق، حالات، اُس عارضی عدالت، اُس کلیسیاء کی زندہ گواہی، انجلیک کی منادی، اور روح القدس کا یقین کامل۔ چنانچہ پاسبان اپنے دل کو تھامے ہوئے منادی، دعا اور تابعداری کرنے میں قائم رہے ہیں۔ بڑے انقلاب سے پہلے انقلاب کی شدید ضرورت ہونی چاہئے۔ کوئی ایسا ہے جو ہمیشہ سے اس انقلاب کا خواب دیکھتا ہے۔

کلیسیائی کی نشوونما کو مدد و کرنے والا تیسرا احرار

A Third limiting Factor to Church Growth

پاسبان کی قابلیت انفرادی کلیسیاوں کی نشوونما کو مدد و کرنے والا تیسرا عامل ہے۔ بڑی جماعت کی خبرگیری کرنے کے لئے پاسبانوں کی بہت بڑی تعداد کے پاس مہارت نہیں ہوتی ہے۔ اس میں اُن کا اپنا کوئی قصور نہیں ہے۔ کیونکہ انہیں انتظامیہ کو چلانے یا منادی کرنے یا تعلیم دینے کی مہارت کی نعمت نہیں ملی ہے، جو بڑی جماعت کو سنبھالنے کے لئے ضروری ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ایسے پاسبانوں کو خدا نے بڑی جماعت کی خبرگیری کرنے کے لئے نہیں بلایا۔ اگر وہ بڑی جماعت کی خبرگیری کرنا چاہتے ہیں تو وہ غلطی کر رہے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ وہ ایک چھوٹی گھریلو کلیسیاء کی خبرگیری کریں۔ میں نے حال ہی میں لیڈر شپ (قادرونما) کے موضوع پر کمھی ہوئی ایک مشہور کتاب پڑھی اس کتاب کا مصنف امریکہ کی بہت بڑے کلیسیاء ایک کا تجربہ کار پاسبان ہے۔ جیسے ہی میں نے جدید پاسبانوں کے لئے اُس کے نصیحت آمیز تجربے سے بھرے ہوئے صفات کو پڑھا۔ میرے خیال کے مطابق، وہ ہمیں نہیں بتا رہا ہے کہ ایک پاسبان کو کیسا ہونا چاہئے بلکہ وہ ہمیں یہ بتا رہا ہے کہ ایک پاسبان کس طرح ایک بڑی کار پوریشن (ادارہ) کا صدر بن سکتا ہے۔ امریکہ کی بڑی مرکزی کے تجربہ کار پاسبان کے لئے اس کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں ہوتی، جس کا وہ انتخاب کر سکے۔ اُسے معافوں کے بڑے عملہ کی ضرورت ہوتی ہے اور اس عملہ کو منظم کرنے کے لئے اُسے سارا دن کام کرنا پڑتا ہے۔ جس مصنف کی میں کتاب پڑھ رہا ہوں۔ وہ ایک بڑی کار پوریشن (ادارہ) میں صدر بننے کی مہارت رکھتا تھا۔ لیکن اُسے پڑھنے اور بہت سے لوگوں میں اس جیسی مہارت نہیں پائی جاتی ہے۔

اسی کتاب میں مصنف نہایت ایمانداری کے ساتھ لکھتا ہے۔ اس نے بڑی جماعت قائم کرنے کے لئے بڑے موقعوں پر غلطیاں کیں جو اُس کی خدمت اور خاندان کے لئے نقصان کا باعث بنیں۔ لیکن وہ خدا کے فضل سے قائم رہا۔ تاہم اُس کا تجربہ مجھے بہت سارے واقعات یاد دلاتا ہے۔ جب دوسرے مرکزی کلیسیاوں کے پاسبان نے اس نوعیت کی کامیابی حاصل کرنے کے لئے کوشش کی تو وہی غلطیاں کیں اور ان سے تکالیف اٹھائیں۔

کچھ نے اپنے بیوی بچوں کو چھوڑتے ہوئے خود کلیسیاء کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔ کچھ تو اعصابی تاو کا شکار ہو گئے اور

کچھ اپنی خادمانہ خدمت کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ دوسرا غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے اپنی خدمت میں ایمانداری سے چلتے رہے، اور بھی بہت سارے قائم رہے لیکن ان کے بارے بھی یہ سب کہا جاسکتا ہے کہ وہ ماہی کی زندگی گزارنے لگے۔ جو یہ کتاب میں پڑھی اُس میں بتائے گئے پہلو مسلسل میرے ذہن کو ابتدائی کلیسیاء کی حکمت کی مکک کو پہچاننے کے لئے تیار کر رہے ہیں۔ ان کے پاس چدید مرزا کلیسیاء نجی - کوئی بھی پاسبان بیس پچیس لوگوں سے زیادہ جماعت کا ذمہ دار نہ تھا۔ جیسا کہ میں نے پچھلے باب میں بیان کیا۔ وہ پاسبان جو یہ خیال کرتے ہیں کہ ان کی جماعت بہت چھوٹی ہے۔ انہیں چاہئے کہ وہ اپنی خدمات کو کلام مقدس کی روشنی میں دیکھیں۔ اگر ان کے پاس پچاس لوگ ہیں تو پھر ان کی کلیسیاء میں حقیقت میں بہت بڑی ہیں۔ اگر ان میں کچھ لوگ ایسے ہیں جن میں راہنمائی کرنے کی قابلیت پائی جاتی ہے تو پھر انہیں دعا یہ طریقے سے تین گھریلو کلیسیاؤں میں تقسیم کر دینا چاہئے۔ شاگرد بنانے اور خدا کی بادشاہی کو قائم کرنے کے مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے، اپنی عمارت کو فروخت کر دیں۔

اگر ایسا کرنا بہت زیادہ مشکل ہے۔ تو وہ کم از کم مستقبل کے رہنماؤں کو شاگرد بنائیں یا چھوٹے گروپ بنائیں۔ یا اگر وہ پبلی ہی چھوٹے گروپ رکھتے ہیں تو پھر انہیں محلی آزادی دیں کہ وہ گھریلو کلیسیاء میں بنائیں پھر دیکھیں کہ کیا ہوتا ہے۔

کلیسیاء بڑھانے کی دیگر نئی ترکیبیں

Other Modern Church-Growth Techniques

سیکریتیشن چیچ ماؤں (حاس متلاشی کلیسیائی نظام) کے علاوہ کلیسیاء بڑھانے کی اور بھی بہت ساری ترکیبیں ہیں۔ ان میں سے بہت ساری کلام مقدس کے نمونے کے مطابق نہیں ہیں۔ وہ روحانی جنگ و جدل کے زمرے میں آتی ہیں۔ ان کی تثبیر ایسے ناموں سے کی جاتی ہے۔ جیسا کہ ”مضبوط گرفت کو توڑنا“، ”جنگ و جدل کی دعا“ اور ”روحانی نقشہ نگاری“ آنے والے باب میں روحانی جنگ و جدل کے بارے کچھ رسومات کو زیر بحث لاائیں گے۔ مختصر ایسی رسومات جن سے رسول و اتفک نہ تھے۔ آج ہم کیوں ان کو کلیسیاء کی نشوونما کے لئے ضروری تصور کرتے ہیں۔

کلیسیاء بڑھانے کے بہت سارے نئے طریقے جو ان پاسبانوں کے ذاتی تجربات کے نتائج ہیں جو یہ کہتے ہیں ”کہ میں نے یہ کیا اور اس کے نتیجہ میں میری کلیسیاء بڑھی“، چنانچہ اگر آپ بھی ایسے کریں تو یقیناً آپ کی کلیسیاء بھی بڑھے گی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ان کی کلیسیاء کی نشوونما اور وہ کام جو انہوں نے کیا۔ اس کے درمیان کوئی باہمی تعلق نہیں پایا جاتا ہے۔ اگرچہ وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ایسا ہے۔

یہ ایک مسلمہ شدہ حقیقت ہے کہ جب دوسرے پاسبانوں نے وہی کام کیا تو ان کی کلیسیاء میں اضافہ نہیں ہوا۔ وہی کام کرنے سے ان کی کلیسیاء میں بالکل اضافہ نہیں ہوگا۔ کلیسیاء کی نشوونما چاہئے والا ہر ایک پاسبان دوسروں کو کہتے ہوئے بھی سن سکتا ہے ”جب ہم نے اپنے شہر میں سے بدر و حوش کو نکالا شروع کیا تو ہماری کلیسیاء میں ایک انقلاب برپا ہوا۔ چنانچہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی کلیسیاء میں بھی انقلاب برپا ہو۔ تو آپ کو بدر و حوش کو نکالنے کی ضرورت ہے۔

کلیسیائی تاریخ کے پچھلے ۲۰۰۰ ہزار سالوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ پوری دنیا میں بڑی بیداری آئی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں جہاں یہ انقلاب آئے وہاں کوئی بھی اپنے شہر میں بدر وحوں پر چینٹا چلاتا نہیں۔ اس لئے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ پاسبان جو یہ خیال کرتے ہیں کہ بدر وحوں پر چینٹنے چلانے سے بیداری آتی ہے؛ وہ غلط سوچ رکھتے ہیں۔

کلیسیاء کی متعدد دعاؤں کے نتیجے میں شایدیاں کے شہر کے لوگ انجیل کی خوشخبری کو قبول کرنا شروع کریں۔ تو پاسبان انجیل کی منادی کرنے سے خوشی حاصل کریں گا۔ جب لوگ اس کو قبول کر یں گے۔

صحیح وقت اور صحیح مقام پر ہونے کے باعث کلیسیاء کی نشوونما ہوتی ہے۔ (صحیح وقت اور صحیح مقام پر ہونے میں روح القدس ہماری مدد کرتا ہے)۔

اگر بدر وحوں پر چینٹنے چلانے سے کچھ پاسبانوں کی کلیسیاء میں بیداری ہے تو پھر کیوں کچھ عرصے کے بعد یہ بیداری سُست پڑ جاتی ہے یہاں تک ختم ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ اس کو ہمیشہ رہنا چاہئے؟ اگر بدر وحوں پر چینٹنا کامیابی کی کنجی ہے تو اس سے ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ اگر ہم صرف بدر وحوں پر چینٹنے رہیں تو کیا اس سے شہر کا ہر ایک شخص یہوں سچ کے پاس آئے گا؟ لیکن ایسا نہیں ہو گا۔

اگر ہم اس پر تھوڑا سا غور و فکر کریں تو حقیقت گھل کر ہمارے سامنے آجائے گی۔ کلیسیاء کو بڑھانے کے لئے کلام مقدس کے طریقے یہ ہیں۔ دعا، منادی، تعلیم، شاگرد بنانا، روح القدس کی قدر اور اس طرح کی دوسری چیزیں۔ تاہم کلام مقدس کے یہ طریقے کلیسیاء کی نشوونما کی ضمانت نہیں دیتے۔ کیونکہ خدا نے لوگوں کو آزاد پیدا کیا ہے۔ وہ توبہ کرنے یا نہ کرنے کا چنانہ خود کر سکتے ہیں۔ یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ یہوں سچے بھی کلیسیاء کو بڑھانے میں ناکام ہوئے۔ جب ان شہروں میں جہاں وہ گئے تھے لوگوں نے توبہ نہ کی۔

حاصل کام یہ ہے کہ کلیسیاء کی تغیر کے لئے ہمیں کلام مقدس کے طریقے پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے سب طریقے صرف اور صرف وقت کا خیال ہیں۔ وہ لکڑی، گھاس اور بھوسے کے زدے رکھ رہے ہیں جو ایک دن آگ میں جل کر بھسم ہو جائیں گے۔

(۱۔ کرنھیوں ۱۲:۳۔ ۱۵) ہمارا مقصود تعداد بڑھانے کی بجائے شاگرد بنانا ہونا چاہئے۔ اگر شاگرد بنانے سے کلیسیاء بڑھتی ہے تو پھر خدا کی شکر گزاری کریں۔